بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری☆

نبی اکرم ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن مجید فرقان حمید ایک ایسی کتاب ہے جو کلام اللہ ہے اور صاحب قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اقوال نبی ہیں، اس مضمون کے پہلے حصے میں ہم قرآن مجید سے سیرت نبوی ﷺ کے مخصوص گوشوں پر روشنی ڈالیں گے جبکہ دوسرے حصے میں ان چند احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں گے جو خود نبی ﷺ کی سیرت مطہرہ سے متعلق ہیں۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ کعبۃ اللہ کی تعمیر کررہے تھے، اللہ جل شانہ نے اس وقت ان کی اس دعا کو شرفِ قبولیت بخشا، جس کو دعائے خلیل کے نام سے یاد کرتے ہیں:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَیُزَكِّیۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ○ (۱)

اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں کے ایک ایسے پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں، بلاشبہ آپ غالب القدرت اور کامل الانتظام ہیں۔

قرآن مجید میں یہ بات بھی بتلادی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنی امت کو یہ بتادیا تھا کہ ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا تشریف لانے والے ہیں۔ جو ان کے بعد آئیں

☆۔ مدیر ماہنامہ تعمیر افکار، کراچی،

گے جو تمام بنی نوع انسان کی طرف آئیں گے اور ان کے مشن کی تکمیل فرمائیں گے۔

اس حوالے سے قرآ مجید کی آیت ملاحظہ فرمائیں۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔ (۲)

اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول ﷺ آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا۔

چنانچہ بخاری شریف، مؤطا و ترمذی میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، جس سے اللہ کفر مٹائے گا، میں حاشر ہوں، قیامت کے روز لوگ میرے پیچھے اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ جل شانہٗ نے قبول فرمائی اور اللہ جل شانہٗ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا:

چنانچہ قرآن مجید اس کا ذکر یوں کرتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ (۴)

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی کی قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔ جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانش مندی کی باتیں سکھاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔

اس آیت میں امی سے مراد اہل مکہ اور اہل عرب ہیں، یعنی وہ لوگ جو عادت کے اعتبار سے ہی ناخواندہ تھے، اور تحریر و حساب سے نابلد تھے۔ پھر امی یا تو ماں کی طرف نسبت ہے، یا امۃ عرب کی طرف یا ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کی طرف، تینوں قول ہیں، مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے، اس

آیت میں ضلال مبین کہا گیا ہے، کھلی اور صریح گمراہی،اس سے مراد شرک اور جاہلانہ برائیاں اور کمزوریاں ہیں۔(۵)

پچھلی آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی لوگوں میں سے مبعوث فرمائے گئے، اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ روایت کے مطابق بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے بنی نوع انسان ہی میں سے ایک شخصیت کو نبوت کے لئے منتخب فرمایا، قران مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت افضل البشر اللہ کے پیغام کو وصول فرمایا اور پھر تمام لوگوں تک پہنچایا۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (٦)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو اسے چاہئے کہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

یعنی آپ فرمادیجئے کہ میں کوئی فرشتہ نہیں، بلکہ تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں، البتہ میں انسان ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کا نبی ہوں، مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے، لہٰذا تم مجھ پر ایمان لاؤ، اور شرک وبت پرستی سے توبہ کرو، اور میں تمہیں اللہ کے اس حکم سے آگاہ کرتا ہوں کہ جس شخص کو اللہ سے ملنے کی توقع اور امید ہو، اور اسے اللہ کی رضا مطلوب ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کے رسول کی اطاعت کرے، اور شریعت کے مطابق نیک کام کرے، اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔(۷)

اللہ جل شانہ قرآن مجید میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بحیثیت نبی اور رسول کے بار بار ذکر فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ اللہ جل وعلیٰ ہے:

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۙ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا○ (٨)

اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں،

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O (۹)

اور ہم نے آپ کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سارے عالم کے لئے رسول بنا کر بھیجا، چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O (۱۰)

اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ ہم ان کی سنتوں اور طریقوں کی اتباع کریں۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا O (۱۱)

تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی طرف گواہ بنا کر بھیجے گئے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ (۱۲)

اور ہم نے تم کو ایسی ہی ایک جماعت بنا دیا ہے جو اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع کرے گا، پھر گزشتہ امتوں کے کفار سے خطاب کر کے فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا؟ وہ صاف انکار کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام سے پوچھے گا، تو وہ کہیں گے کہ ہم آپ کا پیغام پہنچا چکے، یہ لوگ صاف جھوٹ بولتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے لئے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہی دلوائے گا، اور وہ انبیا کے حق میں گواہی دے گی، کفار اس پر اعتراض

کریں گے کہ انہیں کیسے علم ہوا؟ یہ تو بعد میں پیدا ہوئے ہیں؟ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام جواب دے گی کہ ہمارے پاس اللہ نے ایک رسول بھیجا، اور اس پر ایک کتاب نازل فرمائی، اس میں ہمیں خبر دی کہ تمام انبیا کرام نے اپنی اپنی امتوں تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچادیئے، پھر اللہ تعالیٰ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلائے گا، آپ امت کی بات کی تصدیق کریں گے، اور اس کی عدالت کی گواہی دیں گے۔(۱۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نگہبان یا نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ آپ ﷺ کو رحمت للعالمین اور گواہ بنا کر بھیجا گیا ہے اور تمام عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۝ (۱۴)

اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگران کر کے نہیں بھیجا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلاً ۝ (۱۵)

اور ہم نے آپ ﷺ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ (۱۶)

تو آپ نصیحت کر دیا کیجئے، آپ ﷺ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں، آپ ان پر مسلط نہیں ہیں، ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

قرآن مجید اس شان کو یوں بیان کرتا ہے:

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ (۱۷)

اور ہم نے اس قرآن کو راستی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ راستی ہی کے ساتھ نازل ہو گیا اور ہم نے آپ کو خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو قرآن مجید میں یوں ذکر کیا گیا:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَبِیْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً ۝ (۱۸)

اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ بشارت دینے والے ہیں، اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ اور مؤمنین کو بشارت دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے، اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے، اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کافی کارساز ہے۔

قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کا تذکرہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ آپ سے پہلے بھی انبیا ہو چکے ہیں:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ؕ (۱۹)

اور محمد رسول ہیں آپ سے پہلے بھی بہت رسول گزر چکے ہیں۔

نبی برحق ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ہمیں یہ بھی بتلادیا گیا کہ آپ آخری نبی ہیں باب نبوت آپ کے بعد بند کر دیا گیا، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ نے دین کی تکمیل فرمادی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ (۲۰)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے کے بعد اپنے دین کو مکمل فرمادیا اور دین اسلام کو ضابطۂ حیات بنادیا کہ ہم اسی کے مطابق زندگی گزاریں اور اس پر قائم رہیں۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ (۲۱)

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

اب ہم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سیرت نبوی ﷺ کا جائزہ لیں گے، عام حالات میں یہ تعجب خیز بات ہوتی ہے کہ کوئی اپنے متعلق گفتگو کرے لیکن بحیثیت اللہ کے نبی ہونے آپ ﷺ نے اپنے متعلق احادیث کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کے لئے بعثت کے مقاصد بتائے۔ اپنے متعلق بتایا، دین کی توضیع فرمائی۔

یہاں ہم صرف ان احادیث کا تذکرہ کریں گے جس میں آپ ﷺ نے اپنے متعلق جو ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

بعثت لا تمم حسن الاخلاق ۔(۲۲)

مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اور دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں:

انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق، (۲۳)

اور خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا کیا عالم تھا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خلق نبوی کی بابت سوال ہوا تو فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہی تو ہے۔ (۲۴)

عقائد سے متعلق خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع، حتٰی لیشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ بعثنی بالحق ویؤمن بالبعثِ بعد الموت ویؤمن بالقدر۔(۲۵)

کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب کہ وہ ان چاروں پر ایمان نہ لے آئے، ۱۔اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ۲۔اور یہ کہ میں (محمد ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ نے مجھے سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، ۳۔ موت پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر یقین رکھے، ۴۔اور قدر پر یقین

رکھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے، اور یہ ایک اہم عبادت ہے۔ آپ پر درود و سلام بھیجنے کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مامن احد یسلم علی الا رد اللّٰہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (۲۶)

جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح میرے جسم میں واپس لوٹاتے ہیں اور پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صَلی علی واحدۃ، صلی اللّٰہ علیہ عشرًا۔ (۲۷)

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر، دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

ارکانِ اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان عقائد کا حصہ ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر اور آپ کو نبی آخر الزماں اور خاتم النبین تسلیم کیے بغیر کوئی شخص مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

بنی الاسلام علیٰ خمس، شھادۃِ ان لا الٰہ اللّٰہ وانّ محمدًا عبدُہٗ ورسولہٗ واقام الصلاۃ، وایتاء الزکوٰۃ، وحج البیت، وصوم رمضان (۲۹)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیثیت اور اپنا مقام بھی خود ہی واضح فرمادیا ہے اور اس سلسلے میں بے احتیاطی سے بچنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ جل شانہٗ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی حیثیت سے اپنی شناخت کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا جو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

لا تطرونی کما أطرتِ النصاری عیسیٰ ابن مریم علیه السلام قائما انا عبد فقولوا عبده ورسوله۔ (۳۰)

میری تعریف میں مبالغہ آرائی مت کرو، جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم کے ساتھ کیا تھا، میں ایک بندہ ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

مستقبل کی معلومات کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا جس کو ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ:

واللّٰه لا ادری، واللّٰهِ لا ادری وانا رسول اللّٰه مایفعل بی ولابکم(۳۰)

خدا کی قسم میں نہیں جانتا خدا کی قسم میں نہیں جانتا اس کے باوجود کے میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

وحی اور معجزات دونوں کا نبوت سے براہ راست تعلق ہے، اس بارے میں بھی آپ ﷺ نے خود وضاحت فرمائی، اور ایک حدیث میں جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

مامن الا نبیاء نبیٌ الا وقد اعطی من الآ یت مامثلهٗ آمَنَ علیه البشر، وانما کان الذی اوتیت وحیاً اوحاه اللّٰه عزوجل الیّ وارجوان اکون اکثرهم تابعا یوم القیامةؑ ۔ (۳۱)

ہر نبی کو معجزات عطا کئے گئے تاکہ وہ لوگوں کو اس سے سچائی کی طرف راغب کرے، میں (محمد ﷺ) مجھے وحی (قرآن مجید) عطا کی گئی ہے، جو کہ مجھ پر نازل ہوئی۔ اور مجھے امید ہے روزِ قیامت مجھے ماننے والے کثرت سے ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پوری ہی قرآن و سنت کی عملی تشریح ہے، اوپر صرف چند نکات ذکر کئے گئے ہیں، ان کی روشنی میں اگر تفصیلی طور پر سیرت طیبہ اور حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو بہت سی تفاصیل سامنے آسکتی ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۂ البقرہ، آیت ۱۲۹،

۲۔ سورۂ الصّف، آیت ۶،

۳۔ صحیح بخاری / مصر، ۲ / ۱۸۳، ☆ ترمذی، باب ماجاء فی اسماء النبی، ☆ مؤطا امام مالک، کتاب اسماء النبی،

۴۔ سورۂ الجمعۃ، آیت ۲،

۵۔ آلوسی / روح المعانی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۲۸ / ۹۳،

۶۔ سورۂ الکہف، آیت ۱۱۰،

۷۔ مولانا محمد ادریس کاندہلوی، معارف القرآن، لاہور، ۴ / ۴۶۲،

۸۔ سورۂ النساء، آیت ۷۹،

۹۔ سورۂ الانبیا، آیت ۱۰۷،

۱۰۔ سورۂ سبا، آیت ۲۸،

۱۱۔ سورۂ الاحزاب، آیت ۲۱،

۱۲۔ سورۂ البقرۃ، آیت ۱۴۳،

۱۳۔ قاضی ثناءاللہ عثمانی / تفسیر مظہری، انڈیا، ۱ / ۱۳۹،

۱۴۔ سورۂ النساء، آیت ۸۰،

۱۵۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۵۴،

۱۶۔ سورۂ الغاشیہ، آیت ۲۱، ۲۲،

۱۷۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۵،

۱۸۔ سورۂ الاحزاب، آیت ۴۵۔۴۸،

۱۹۔ سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۴،

۲۰۔ سورۂ الاحزاب، آیت ۴۰،

۲۱۔ سورۂ المائدہ، آیت ۳،

۲۲۔ رواہ فی الموطا، باب حسن الخلق،

۲۳۔ مجمع الزوائد، بیروت / ۸ / ۵۴۴،

۲۴۔ طبقات / ابن سعد / بیروت، ۱ / ۱۷۵،

۲۵۔ مستدرک حاکم، بیروت / ۱ / ۸۷، رقم الحدیث ۹۰،

۲۶۔ سنن ابی داؤد، دارالفکر، بیروت / ۲ / ۱۷۴، رقم ۲۰۴۱،

۲۷۔ صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱ / ۲۵۱، رقم الحدیث ۴۰،

۲۸۔ ایضاً، ۱ / ۵۸، رقم ۲۱(۱۶)

۲۹۔ مسند احمد، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱ / ۴۲، رقم الحدیث ۱۶۵،

۳۰۔ رواہ البخاری،

۳۱۔ مسند احمد، ۳ / ۱۲، رقم ۸۲۸۶،